اخبارِ خمینی

مکتبۂ معراجِ ادب کراچی

مرکز احیاء آثار برّصغیر
MAAB 1431
maablib.org

اخبار خمینی

سلسلۂ اوّل

اقتباس

از

روزنامہ جمہوری اسلامی ایران

ترجمہ:-

الحاج مولانا سیّد محمد عبّاس قمی زیدی

ناشر:

مکتبۂ معراج ادب ۱۴/۲۰ سادات کالونی کراچی

ہدیہ:- صرف ایک روپیہ

اسلامی جمہوریہ ایران

رقبہ :- ۱۶۴۸۰۰۰ کلومیٹر

آبادی :- ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ

مسلمان :- ۲ر۹۹ فی صدی

اسلامی انقلاب کے قائد :-

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مجاہد اعظم آقائے حاج
سید روح اللہ موسوی خمینی مدظلہ العالی

ناشر :-

مکتبہ معراج ادب ۹۱۹/۲۰ سادات کالونی
فیڈرل بی ایریا کراچی

اس کتابچہ کو خود پڑھ کر دوسرے بھائی بہنوں تک پہنچانا
آپ کا اسلامی فریضہ ہے۔

MAAB 1431
maablib.org

حضرت آیۃ اللہ آقا شیخ علی مشکینی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

یہ امر شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ انقلاب اسلامی ایران اس صدی کا معجزانہ کارنامہ ہے۔ یوں تو پوری دنیا اس کارنامہ پر انگشت بدنداں ہے لیکن مغربی ممالک یورپ و امریکہ کو اس انقلاب سے شدید اذیت پہنچی ہے اسی وجہ سے یہ ممالک ایک آن کے لئے بھی اپنے ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اس انقلاب کے خلاف پروپگنڈہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ خود ساختہ و من گھڑت خبریں شائع کرنا ان کی عادتِ ثانیہ بن گیا ہے۔

چونکہ ہمارے ملک پاکستان اور ایشیا کے دوسرے ممالک میں خصوصیت سے بی بی سی کی خبروں کو بے حد اہمیت دی جاتی ہے اور تمام ملکی اخبارات اپنی خبروں کا ماخذ اسی ادارہ کو قرار دیتے ہیں۔ اس لئے ہمارے اخبارات میں بھی ایران کے متعلق روزانہ متضاد و غیر ذمہ دارانہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے مطالعہ کرنے والوں میں غیر یقینی شک و شبہات کی کیفیات رونما ہوکر ہر روز موضوع سخن بنتی رہتی ہیں۔

خود ایران میں بھی ایسے اخبارات موجود ہیں جو اکثر ایسی خبروں کی اشاعت سے اپنے درپردہ آقاؤں کو خوش کرتے رہتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل موتمر علمائے امامیہ پاکستان کے ناظم نشر و اشاعت جناب حجۃ الاسلام مولانا سید حسن ناصر الدین رضوی صاحب نے مقدس شہر قم ایران میں مجلس خبرگان کے رکن اعلیٰ اور حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی کے نمائندہ خصوصی

maablib.org

ذرائع ابلاغ کے نگراں جناب آیۃ اللہ آقائے شیخ علی مشکینی صاحب قبلہ سے ملاقات کی اور پاکستان کے اخبارات میں چھپنے والی خبروں پر اظہارِ خیال فرمایا ... دریافت کیا کہ جناب والا کے نزدیک صحیح و معتبر خبریں حاصل کرنے کا کون سا ذریعہ مناسب ہے۔ تو آپ نے جواب دیا کہ ایران کے چند اخبارات کیہان و جمہوریہ اسلامی و اخبار انقلاب اسلامی وغیرہ قابلِ اطمینان ہیں۔ ان اخبارات پر اعتبار بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور ان کی خبروں کی تصدیق اور ان کو نشر بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب سید حسن ناصر الدین صاحب گذشتہ ماہ کراچی تشریف لائے تو انہوں نے پاکستانی اخبارات کی خبروں کو پڑھ کر مجھ سے خواہش کی کہ مکتبۂ مدارجِ ادب کی جانب سے گاہ بگاہ ایک کتابچہ شائع ہونا چاہیئے جس میں جملہ مراجع تقلید، سائر آیات عظام خصوصاً آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی کے خطبات وغیرہ کا صحیح ترجمہ پیش ہوتا رہے اور کبھی کبھی غلط خبروں کی تصحیح بھی ہونی چاہیئے۔ تا کہ مومنین کرام کو اطمینان اور جملہ مطالعہ کنندگان کو سکون حاصل ہو۔ یہ سلسلہ مخالفین کی زبان بندی اور مستضعفین عالم کی ہمدردی کا موجب بھی ہوگا جو انقلاب اسلامی ایران کا اصل مقصد ہے۔
میں نے موصوف کی اس خواہش کو احتراماً قبول کر لیا اور موصوف نے روزنامہ جمہوری اسلامی ایران میرے پاس بذریعہ ڈاک پہنچانے کا بندوبست کر دیا۔
چونکہ اصل کتابچہ کا مقصد حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے خمینی کے ارشادات اور اقدامات کو منظر عام پر لانا ہے اس لئے اس کا نام سلسلہ وار "اخبار خمینی" تجویز کیا بطور ہدیہ سلسلہ اوّل حاضر ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

سید محمد عباس قمر زیدی
سکریٹری جنرل موتمر علمائے امامیہ پاکستان۔

maablib.org

آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینی کی زندگی کے چند لمحے

آپ کی عمر اسی سال ہے۔ یقین محکم اور آہنی ارادہ کے مالک ہیں۔ آپ ایک عظیم مفکر۔ گراں قدر عالم۔ متقی اور پرہیزگار رہبر ہیں۔

آپ نے شاہ کی فرعونی حکومت کے خلاف ۱۹۶۲ء میں اپنے عظیم انقلاب کو آغاز کیا۔ اس جرم میں آپ کو جیل میں ڈالا گیا۔ گیارہ مہینے تک آپ نے قید و بند کی جسمانی اور روحانی تکلیفیں برداشت کیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ آخر میں عوام کے مظاہروں اور ہڑتالوں سے مجبور ہو کر شاہ نے آپ کو زندان سے رہا کر دیا۔ ایک سال تک آزاد رہنے کے بعد کیپٹولیشن (۱) CAPITULATION معاہدہ کے خلاف آپ نے پُرجوش تقریر فرمائی اور اس معاہدہ کو خلاف شرع اور غیر قانونی قرار دیدیا۔ آپ کو اس تقریر کے جرم میں جلاوطن کر کے ترکیہ کے ایک شہر "ازمیر" بھیج دیا گیا۔ آپ نے ایک سال تک ترکیہ میں جلاوطنی کی زندگی بسر کی۔ آپ اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کرتے رہے۔

عوام کی بغاوت کے خوف سے اور دنیا میں اپنی بدنامی کے ڈر سے نیز دوسرے ممالک کے دباؤ سے مجبور ہو کر حکومت ترکی نے آپ کو عراق جانے کی اجازت دے دی۔ آپ نے نجف اشرف پہنچ کر انقلاب اسلامی اور دنیا کے مسلمانوں کی قیادت سنبھالی

---

(۱) اس معاہدہ کی رُو سے امریکن مشیروں کو پوری آزادی دی گئی تھی کہ وہ جو چاہیں کرتے رہیں۔ اگر وہ کسی جرم کے مرتکب ہوں تو ایرانی عدالت کو ان پر مقدمہ چلانے کا حق نہیں ہے۔ چاہے وہ جرم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو۔

آپ کو ۱۹۷۸ء میں عراق سے بھی نکال دیا گیا اور آپ مجبوراً پیرس تشریف لے گئے اور وہاں سے اس کامیاب انقلاب کی قیادت فرمائی جو اس وقت شاہ کی حکومت کا تختہ پلٹنے کے لیے اپنے آخری مراحل طے کر رہا تھا۔

آپ کے پیرس تشریف لے جانے کے تین ماہ بعد یہ اسلامی انقلاب کامیاب ہو گیا اور آج بھی اس انقلاب کی قیادت و زعامت آیۃ اللہ خمینی کے توانا ہاتھوں میں ہے۔ آپ بے مثال استقامت اور پامردی کے ساتھ اس عظیم امت کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ ہم دست بدعا ہیں کہ خدائے بزرگ موصوف کے سایہ کو ہمارے سر دل پر قائم رکھے۔

ایران میں اسلامی انقلاب کیوں اور کیسے شروع ہوا؟

وہ حضرات جو ایران سے باہر ہیں اور یہاں کے اندرونی حالات سے واقف نہیں تھے وہ شاہ کے جھوٹے پروپگنڈہ سے متاثر ہو کر یہ خیال کرتے تھے کہ ایران فلاح و بہبود کا ایک پرامن جزیرہ ہے جس کے بسنے والے رفاہ و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اسی جھوٹے پروپگنڈے کی وجہ سے لوگوں کو ان حقائق سے واقفیت نہیں جو ایران پر حاکم تھے اور جو انقلاب کا باعث اور ان کے دوام کا سبب بنے۔ یہاں تک کہ انقلاب اس فاسد حکومت پر غالب آگیا۔

"ہم اپنے بھائیوں کو آگاہ کرنے کے لئے چند کلمے تحریر کرتے ہیں!"

" ـــ شاہ کی حکومت ایک فاسد حکومت تھی۔ وہ سامراج کے اشاروں پر کٹھ پتلی کی طرح ناچ رہا تھا۔ وہ مظلوم عوام کو غلامی کی زنجیر میں جکڑے ان کا

بُری طرح استحصال کر رہا تھا۔

شاہ کی حکومت بندوق کے زور پر چل رہی تھی۔ ایک طرف وہ اپنے کو اسلام کا شیدا اور اسلامی رسومات کا دلدادہ ظاہر کرتا اور دوسری طرف تمام اسلامی قوانین کا مذاق اُڑا کر ان کو بے دردی کے ساتھ پامال کر رہا تھا۔ جیل کی خوفناک اور تنگ و تاریک کوٹھریاں فرزندان اسلام سے بھری ہوئی تھیں ان کا جرم یہ تھا کہ وہ اسلامی قوانین سے دست بردار ہو کر شاہ کی ظالم حکومت کے آگے سر جھکانے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔

شاہ نے اپنی ۳۷ سالہ حکومت کے دوران صرف اس جرم میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل عام کر دیا کہ وہ زندگی کے ہر موڑ پر اسلامی قوانین پر عمل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ہزاروں تعلیم یافتہ نوجوان بھیانک جیلوں میں دردناک زندگی بسر کر رہے تھے۔

شاہ کی فاسد اور سامراجی حکومت نے تمام ملک میں فحاشی اور فساد کو پھیلا رکھا تھا۔ خداوند عالم نے جس چیز کو حلال قرار دیا تھا اس کو اس دور کے فرعون نے حرام اور حرام خدا کو حلال قرار دے دیا تھا۔

اس کی حکومت حقیقت میں ایک کافر حکومت تھی اس نے کافروں کو مومنوں کے سروں پر مسلط کر رکھا تھا۔ مسلمانوں کی باگ ڈور کافروں کے ہاتھ میں تھی۔ ملک کو سامراجی طاقتوں کے ہاتھ فروخت اور قوم کے سرمایہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی وہ اسلام کا مدعی تھا!!

"اسلامی مراسم میں شرکت کرتا، قرآن چھپواتا اور مسجدیں بنواتا تھا۔ تاکہ ایرانی عوام اور دنیا کے مسلمانوں کو دھوکا دے سکے۔

شاہ نے ایران کو امریکیوں کی جولانگاہ میں تبدیل کر دیا تھا۔ ایران کو امریکا اور دوسری سامراجی طاقتوں کے مفادات کا محافظ بنا دیا تھا اور وہ خود کو بھی

خلیج فارس کا نگہبان تصور کرتا تھا۔

اس نے اپنی سیاست کو اسرائیل اور جنوبی افریقہ جیسی سفاک حکومتوں کی پالیسی سے وابستہ کر دیا تھا اِن دونوں خونخوار ملکوں کو تیل سپلائی کرتا اور دونوں ہی کے ساتھ اس کے سیاسی اقتصادی اور ثقافتی تعلقات بہت مستحکم تھے۔ اس نے سینٹو معاہدہ میں شرکت کی جس کا مقصد صرف سامراجی طاقتوں کے مفادات کی حفاظت کرنا تھا۔ یہ تو اس کی خارجہ پالیسی تھی! اور اب آیئے ذرا داخلی حالات پر ایک نظر ڈالیں۔

عوام سے آزادی چھین کر ان کو فوجی حکومت کے شکنجوں میں جکڑ رکھا تھا ایک ایسا گھٹن کا ماحول حکم فرما تھا جس میں سانس لینا دشوار تھی۔ عوام پر طرح طرح کی پابندیاں تھیں، یہاں تک وہ آزادانہ عبادت خدا اور مذہبی تقریروں و سیمینار و کانفرنس سے بھی محروم تھے۔ ملک کی ثروت سامراجیوں کے ہاتھوں بے دردی سے لٹ رہی تھی۔ عوام بھوکے مر رہے تھے۔ لیکن بینکوں کے شاہی کھاتوں کا پیٹ روز بروز بھرا جا رہا تھا۔ چنانچہ جب شاہ ایران سے فرار ہوا تو اس کے پاس بائیس ارب ڈالر تھے جو اب بھی امریکہ اور سوئٹزرلینڈ کے بینکوں میں جمع ہیں لیکن ایرانی عوام کو گوشہ وکنار، خوزستان، بلوچستان، کردستان یا خود تہران کے جنوبی حصہ میں نانِ شبینہ کے محتاج تھے۔ ایمان اور آزادی سے محروم تھے۔ یہی وہ اسباب ہیں جن کی بنا پر ایرانی عوام نے انقلاب کا آغاز کیا تاکہ اپنے مذہب پر عمل کرتے ہوئے آزادی اور رفاہ کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

ایرانی مسلمانوں نے اس لئے انقلاب کیا تاکہ تمام طاغوتی آثار اور اس کے غلط قوانین کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر ایک عادلانہ اسلامی نظام قائم کریں اور اسلام کے مذہبی ثقافتی، سماجی، معاشی اصول کو نافذ کریں۔

جیسا کہ قائد انقلاب آیۃ اللہ العظمیٰ خمینی نے فرمایا:

"ایرانی عوام نے ظلم و آمریت، استحصال و غلامی سے نجات پانے کے لیے انقلاب کیا ہے۔ ان زنجیروں کو توڑنے کے لئے انقلاب کیا ہے جس میں دشمنوں نے قوم کو جکڑ رکھا تھا۔ چونکہ یہ انقلاب اسلامی انقلاب تھا اس لئے جوانوں نے اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے کوشش کی۔ انہوں نے اس راہ میں اپنے خون کا ہدیہ پیش کیا۔ ہر نفس میں نکہت اسلام کے انقلاب کا پیغام پہنچایا۔ شاہ نے اعلیٰ تہذیب کے نام پر سارے ایران کی دولت کو برباد کر دیا۔ یونیورسٹیوں کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کیں۔ ایران کے معاشیات کو تباہ کیا۔ ایران کو بیرونی طاقتوں کا محتاج اور غلام بنا دیا۔ یہی وہ اسباب تھے جن کی وجہ سے قوم خواب غفلت سے چونکی۔ خون کا نورانی قافلہ سحر کے دوش پر ایک تازہ آفتاب لے کر آگے بڑھا۔ اور جرأت مند عوام نے دشمنوں کو مار بھگایا تاکہ وہ دوبارہ قوم کے مقدر سے کھیلنے کا پھر کبھی خیال بھی نہ کریں"

اسلامی انقلاب کی خدمات

ابھی اسلامی انقلاب کو کامیاب ہوئے چند ماہ سے زیادہ کا عرصہ نہیں گزرا لیکن اس کے باوجود اسلامی انقلاب نے عظیم خدمات انجام دی ہیں:-

الف : داخلی امور:

۱:- اس دور کا فرعون، جس کی حمایت دنیا کی تمام بڑی طاقتیں کر رہی تھیں آزادی کے متوالوں نے اس کا تخت اپنی انقلابی موج میں تنکے کی طرح بہا دیا۔ اس انقلاب نے تین کروڑ ساٹھ لاکھ انسانوں کو شاہی آمریت سے نجات دلائی۔

۲:- تمام سیاسی قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

۳:- ملک کے لئے قرآن و سنت کی روشنی میں ایک مکمل اسلامی آئین تیار کیا۔

۴:- ملک کے نظم و نسق کے لئے شہروں ۔ دیہاتوں، یونیورسٹیوں اور کارخانوں میں "مشاورتی کمیٹیاں" قائم کی گئیں جن کے ممبروں کو خود عوام نے آزادی سے منتخب کیا ہے۔

۵:- غریبوں اور فقیروں کے لئے "مستضعفین فاؤنڈیشن" قائم کیا گیا تاکہ وہ فقرا کی ہر طرح سے دیکھ بھال اور مدد کرے اور جن مظلوموں کے حقوق پامال ہوئے ہیں غاصبوں سے ان کے اموال واپس لے کر محروموں کے درمیان تقسیم کرے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے کوشش کرے۔

۶:- دیہاتوں اور شہروں کی تعمیر نو اور آبادکاری کے لئے ایک ادارہ "جہاد سازندگی" کے نام سے قائم کیا گیا یہ ادارہ دن رات کام کرتا ہے۔

۷:- ہر شخص کے لئے مکان فراہم کرنے کے لئے ایک ادارہ "بنیاد مسکن انقلاب" کے نام سے قائم کیا گیا۔ اس ادارہ نے اب تک ان ہزاروں غریبوں کو سر چھپانے کے لئے مکان فراہم کیا جو نہایت تکلیف دہ زندگی بسر کر رہے تھے اور اب اس انقلاب کی برکت سے ان کے لئے زندگی کی ایک نئی صبح نمودار ہوئی ہے۔ بقیہ لوگوں کے لئے مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں۔

۸:- شراب خوری اور فحاشی پر سخت پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس قسم کے جرم پر اسلامی قانون کے تحت حد جاری کی جاتی ہے۔

۹:- زرعی پیداوار کو ترقی دی۔ خصوصاً گندم کی کاشت پر خاص توجہ کی جا رہی ہے۔

کاشتکاری کی اس مہم میں عوام نے کسانوں کے دوش بدوش جوش و خروش سے حصہ لیا۔ اس جذبہ کی مثال تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ کسانوں سے زیادہ قیمت پر غلّہ خرید کر سستے داموں پر بازار میں فروخت کیا گیا تاکہ غریب عوام اور کسانوں کی امداد ہو سکے۔

۱۰۔ ایران کی دو ہزار پانچ سو سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اس اسلامی انقلاب نے عوام کو آزادی دی۔

۱۱۔ ہر شخص کو اس کی صلاحیت اور استعداد کے مطابق عہدہ اور منصب دیا جا رہا ہے۔ "پدرم سلطان بود" کا فرعونی معیار ختم کر دیا گیا۔

۱۲۔ تمام فاسد عناصر اور امپیریالزم و صیہونزم کے ایجنٹوں کا صفایا کر دیا گیا۔

۱۳۔ عوام اور مزدوروں کے مفاد کے پیش نظر، تمام بڑی فیکٹریوں اور بینکوں کو معقول معاوضہ دے کر قومی ملکیت میں لے لیا گیا۔

۱۴:۔ غریبوں کو پانی اور بجلی مفت کر دی گئی۔

۱۵:۔ پٹرول کی سپلائی میں کمی کر دی گئی ہے۔ صرف ایران کی معاشی ضرورت کے مطابق تیل نکالا جا رہا ہے تاکہ یہ قیمتی سرمایہ آئندہ نسلوں کے لئے بھی محفوظ رہے۔

۱۶:۔ تمام ایران میں "محافظین انقلاب اسلامی" کے نام سے ایک عوامی فوج کا قیام عمل میں آیا ہے جو ایمان اور اسلحہ دونوں توتوں سے مسلح ہے۔

۱۷:۔ سامراج کے بچے کھچے فاسد فکری اور ثقافتی عناصر کا خاتمہ کرنے کے لئے فکری اور ثقافتی جہاد شروع کر دیا گیا ہے۔

۱۸:۔ صدر مملکت کا انتخاب کیا گیا تاکہ مستحکم حکومت جمہوری بنیادوں پر قائم ہو سکے۔

ب۔ عالمی سطح پر

۱:۔ سامراجی مشیروں کے اخراج اور اپنے مقدر پر خود حاکم ہونے کے بعد ایران عالمی سیاست میں اسلامی گروپ کے ساتھ ہو گیا ہے۔

۲:۔ سامراجی معاہدے سنٹو کو کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔

۳:۔ امریکہ کے ساتھ کئے ہوئے بدنام زمانہ اس معاہدہ کو کالعدم قرار

دے دیا گیا ہے جو کیپیٹولیشن CAPITULATION کے نام سے مشہور ہے۔

۴:۔ جنوبی افریقہ اور اسرائیل کے سیاسی اور اقتصادی ارتباط کو قطع کر دیا۔ تیل کی سپلائی ان خونخوار ملکوں کے لئے بند کر دی۔ حالانکہ شاہ کے زمانے میں ۷۰% تیل ان دو نوں ملکوں کو ایران سپلائی کرتا تھا۔

۵:۔ ایران نے تنظیم آزادیٔ فلسطین کو فلسطینی عوام کے تنہا قانونی نمائندے کی حیثیت سے تسلیم کر لیا اور اس کے ساتھ برادرانہ رابطہ برقرار کیا ہے۔ ایران میں اسرائیلی سفارت خانے کو فلسطینیوں کے حوالے کر دیا گیا۔ نیز عالمی سطح پر ایران انقلاب فلسطین اور اس کے مقاصد کا دفاع کر رہا ہے۔

۶:۔ ایران تمام دنیا میں ظلم و تشدد کے خلاف اسلامی تحریکوں کی امداد اور حمایت کرتا اور انہیں ایران میں آفس کھولنے کی اجازت دیتا ہے۔

۷:۔ ایران غیر وابستہ ممالک کی کانفرنس کا ممبر بن گیا ہے۔

۸:۔ دنیا کے تمام مستضعفین کو "عالمی مستضعفین پارٹی" بنانے کی دعوت دینا جس میں دنیا کے تمام مستضعفین (کمزور و نادار) متحد ہو کر ظالموں اور متکبرین کو نیست و نابود کرنے کی کوشش کریں۔

کچھ اعتراضات اور اُن کے جوابات

سامراجی طاقت، ایران میں آزادی کے بعد ہونے والے واقعات کو رائی کا پربت بنا کر دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱:۔ موت کی سزائیں
۲:۔ مذہبی اختلافات
۳:۔ اقلیتوں کے مسائل

"ان کی کیا حقیقت ہے؟!"

۱۔ موت کی سزائیں:۔ ان کو پھانسی کیوں دی جارہی ہے؟ یہ سوال سامراجی طاقت کا ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے مظالم کی انتہا کردی تھی جن کے ہاتھ ہزاروں بے گناہوں کے خون سے رنگین ہے۔ ان ظالم سنگدلوں کے بارے میں جنہوں نے معصوم بچوں پر بھی رحم نہیں کیا تھا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنے ناپاک ہاتھوں سے ان کی ماؤں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کردیا تھا۔ تاکہ وہ ظالم حکومت کے خلاف فریاد بلند نہ کریں۔

ہم پر سامراج اعتراض کرتا ہے! تم کیوں ان لوگوں کو پھانسی دیتے ہو۔ اگرچہ اعتراض کرنے والوں کو یہ معلوم ہے کہ جن کو پھانسی دی جارہی ہے انہوں نے کسی شے پر رحم نہیں کیا تھا۔ چنانچہ مشہد اور قزوین کی سڑکیں گواہ ہیں کہ ان بے رحموں نے کس شقاوت کے ساتھ اس ماں کو جس کی گود میں چند ماہ کا بچہ تھا ٹینک کے نیچے پیس دیا۔ میدان شہدا تہران میں فریاد کررہا ہے کہ اے سامراجیو! تم ان لوگوں کی حمایت کررہے ہو جنہوں نے، ۱۷ شہریور (۱) کی صبح کو دیکھتے ہی دیکھتے انسانیت کو خاک و خون میں غلطاں کردیا۔ پانچ ہزار سے زیادہ بوڑھے، بچے، جوان، عورت اور مرد کو شہید کر ڈالا۔

جب شاہ اور اس کے غلام بندوقوں، ٹینکوں اور ہیلی کوپٹروں سے ننھے ننھے بچوں، کمر خمیدہ بوڑھوں اور نہتے جوانوں پر قیامت ڈھا رہے تھے یہاں تک کہ اسپتال کے مریضوں پر بھی انھوں نے رحم نہیں کیا۔ اس وقت یہ حقوق لبشر کے پرچم دار، رحم دل سامراجی کہاں تھے۔؟!!

دوسرے یہ کہ انقلاب کے بعد سے اب تک کتنے آدمیوں کے قتل کا فیصلہ اسلامی

maablib.org

انقلابی عدالت نے سنایا ہے۔ ان کی تعداد پانچ سو سے زیادہ نہیں ہے۔ جب کہ ان پانچ سو نے ہزاروں فرزندان اسلام کا قتل علم کیا ہے۔ اگر اس قسم کے خونخوار اور بے رحم قاتلوں کو اسلامی انقلابی عدالت معاف کردے تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہوگا؟

"... ولکم فی القصاص حیاۃ یا اولی الالباب"

تیسرے یہ کہ انقلابی عدالت نے جرم ثابت ہوئے بغیر یا جب تک مجرم نے خود اپنے جرم کا اقرار نہیں کر لیا اس وقت تک اس کو سزا نہیں دی۔

چوتھے یہ کہ سامراج پر دوسروں کو دی جانے والی سزاؤں کا کوئی اثر بھی نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس کے سینہ میں ہوک اس وقت اٹھی اور دل پر چوٹ اس وقت لگی جب اس کے غلام خانہ زاد امیر عباس ہویدا جیبھولسٹ کو پھانسی دی گئی ـــ اور سامراج اس روز تو بالکل ہی لہولہان ہوگیا۔ جب اس کے جاسوس "القانیان" نامی یہودی کو پھانسی دی گئی۔

پانچویں: انقلابی عدالت نے اب تک ہزاروں آدمیوں پر مقدمہ چلایا اور ان کو بری کردیا۔ ان کے بارے میں کیوں سکوت کیا جاتا ہے؟

... اخبارات اس کو کیوں نہیں اُچھالتے؟ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سامراجی طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ وہ آرام کے ساتھ مظلوموں کا خون چوستی رہیں۔ لیکن جس کا گھر لُٹا ہے وہ آہ بھی نہ کرے!!

صرف اس بنا پر کہ یہ بے رحم قاتل سامراجیوں کے ایجنٹ تھے۔ اسلامی انقلابی عدالت کو چاہیئے کہ ان ظالموں کو معاف کردے۔ تاکہ یہ آزادی کے ساتھ قتل عام کرتے رہیں۔ خدا لعنت کرے ایسے حقوق بشر پر جس میں مظلوموں کا کوئی حق نہ ہو۔

---

(۱) ۸ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ

۲- مذہبی اختلافات: حکومت جمہوری اسلامی ایران کسی بھی مذہب کی مخالف نہیں۔ اس حکومت میں اسلامی قوانین کی حد میں کسی کو بھی دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں ہے سوائے تقویٰ کے (یہ بات نئے آئین میں بھی ملاحظہ کی جاسکتی ہے)۔ اس حقیقت کی طرف رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ خمینی نے اشارہ کرتے ہوئے بارہا اپنی تقریروں میں واضح طور پر یہ فرمایا ہے کہ: شیعہ و سنی کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لہٰذا دونوں کو متحد ہو کر بھائی بھائی کی طرح رہنا چاہیے اس لئے کہ سب مسلمان ہیں اور سب کے حقوق کا تحفظ ضروری ہے اور سب کے حقوق مساوی ہیں۔

آیۃ اللہ خمینی کا یہ فرمان ان لوگوں کے لئے دندان شکن جواب ہے جو اس بات کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں کہ شیعوں کی اکثریت ایران میں سنیوں پر ظلم کر رہی ہے۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اور آگے بڑھنے پر اس جھوٹ کے پلندے کی حقیقت اس وقت بالکل ہی سامنے آجاتی ہے جب ....

۱:- قانون ساز اسمبلی میں علماء اہل سنّت برابر کے شریک ہیں برادران اہل سنّت کو خود اہنی کے مذہب کے مطابق تعلیم دی جائے گی اور ان کو مذہبی رسم میں پوری آزادی ہوگی۔ اور ان کے مقدمات کا فیصلہ ان کی فقہ کے مطابق ہوگا۔

۲:- ایران کے نئے آئین کی رُو سے ایران میں چاروں مذہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) قابل احترام ہیں اگرچہ ایران میں ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ کی آبادی میں سے صرف ۳۰ لاکھ سُنی آبادی ہے حالانکہ بعض مسلمان ممالک میں ۵٫۵۶٪ شیعہ آبادی ہے لیکن ان کے قانون کی کوئی اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔

۳:- لاکھوں افراد کے مظاہروں میں جو نعرے لگائے جاتے ہیں ان میں صرف مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دی جاتی ہے حالانکہ اکثر مقامات پر شیعہ اور صرف

شیعہ مظاہرہ کرتے ہیں (کیونکہ وہاں پر سُنی آبادی نہیں ہے۔)

۴:۔ کُردستان کے واقعات کو شیعہ و سُنّی کا اختلاف سمجھنا نادانی اور خام خیالی ہے۔ یہ تو سامراج نے اپنے ناپاک مقاصد کے لئے پروپگنڈہ کر رکھا ہے۔

یہ ہنگامہ ان لوگوں کا کھڑا کیا ہوا ہے جو نہ سُنی ہیں اور نہ شیعہ۔ بلکہ وہ اسلام کے دشمن اور سامراج کے ایجنٹ ہیں۔ (جیسا کہ دستاویزوں سے ثابت ہوتا ہے)۔

چنانچہ اگر اختلاف ہی ہے تو دوسرے مقامات پر سُنی اور شیعہ آبادی ہے وہاں اختلاف کیوں نہیں ہوتا وہاں تو لوگ بھائی بھائی کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔

یہ قومی و مذہبی اختلاف کے نعرے سامراج نے اپنے استحصال کے لئے بلند کئے ہیں تاکہ آپس میں پھوٹ ڈال کر مسلمانوں کی طاقت کا خاتمہ کیا جاسکے۔

۵:۔ حکومت اسلامی نے ایران کی ترقی کے لئے جو بجٹ بنایا ہے ان میں سب سے بڑا بجٹ کردستان اور بلوچستان کا ہے۔ جس میں زیادہ تر سنّی آبادی ہے۔

۶:۔ ایران کے تمام علمائے اہل سنّت بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ ہم میں کوئی مذہبی اختلاف نہیں ہے حکومت اسلامی ہمارے ساتھ کوئی بُرا سلوک نہیں کر رہی ہے بلکہ یہ سارے اختلافات سرحد پار سے وارد کئے جا رہے ہیں تاکہ حکومت اسلامی کو کمزور کر دیا جائے۔

۷:۔ مغربی پریس ہر وقت اس کوشش میں مصروف ہے کہ جھوٹی خبریں اور رائی کا پہاڑ بنا کر ایران کو بدنام کرے۔

۳۔ **قومی اقلیت کا مسئلہ**:۔ اس مسئلہ کو ہم پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ عرب۔ کرد۔ بلوچ۔ ترکمن اور دوسری قومیں اسلامی پرچم کے سائے میں برابری اور برادری کی زندگی بسر کریں گی۔ ان کی جان و مال و عزت آبرو قرآن کریم کی مقدس تعلیمات کی روشنی میں محترم اور محفوظ ہے۔ کسی قوم کو

دوسری قوم پر برتری نہیں دی جائے گی۔ سب برابر ہیں۔ برتری کا معیار فقط تقویٰ ہے نہ کہ قوم اور قبیلہ "جعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم"۔ نیز جیسا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:۔

"لوگ تمہارے دینی بھائی ہیں وہ خلقت میں تم جیسے ہیں۔

رہبر انقلاب آیۃ اللہ خمینی نے بار بار اپنے قول و عمل سے یہ بات ثابت کی کہ یہاں کسی بھی اقلیت کے ساتھ کوئی نسلی یا قومی امتیاز نہیں برتا جاتا۔ اسلام کی نظر میں سب برابر ہیں۔ اسلام ان غلط امتیازات کو ختم کرنے کے لیے آیا ہے۔

نسلی اور قومی اختلافات کا جھگڑا۔ سامراج کا جھوٹا دعویٰ اور غلط پروپیگنڈہ ہے۔ ایرانی عوام جس میں تمام قوم و نسل اور مختلف زبان بولنے والے شامل ہیں اس اسلامی انقلاب میں برابر کے شریک ہیں۔ سامراج معمولی سے معمولی بات کو لے کر قومی اور لسانی جھگڑا کھڑا کرنا چاہتا ہے تاکہ یہ پہلی اسلامی حکومت نابود ہو جائے لیکن "واللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون"۔ ع

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

ایرانی مسلمانوں نے جس لگن کے ساتھ اپنے عرب مسلمان بھائیوں کی امداد کی ہے ویسی امداد خود عربوں نے بھی نہیں کی اور یہ خدمت کا جذبہ صرف اسلام نے ان ایرانیوں کی رگوں میں خون کی طرح دوڑایا ہے۔

قائد انقلاب آیۃ اللہ خمینی نے اپنی اکثر تقریروں میں فرمایا کہ:

جمہوری اسلامی میں فارس، عرب، ترک اور کرد میں کوئی فرق نہیں ہے اور تمام عملاً اس حکومت میں برابری کا درجہ رکھتی ہیں۔ جن لوگوں پر بھی اس وطن عزیز کا آسمان سایہ فگن ہے وہ اچھی طرح جان لیں کہ قوم و مذہب کا اختلاف عیار و مکار روباہ صفت غلط تاریخ کے ناجائز بچے (سامراج) کی

maablib.org

فیکٹریوں کی جعلی مصنوعات ہے تاکہ قومیت اور مذہب کے ظاہری اور بے بنیاد افواہوں کے جادو سے لوگوں کے دلوں میں بیر اور پھوٹ کی ایسی تخم افشانی کریں جس سے موتی کی لڑیوں کے مانند پروئے ہوئے مسلمان بکھر کر رہ جائیں۔

اھل وطن! تم سب پر فرض ہے کہ اپنے اتحاد و اتفاق اور آپس میں میل جول سے قدم قدم پر کمین گاہ میں بیٹھے ہوئے افترا پردازوں کا منہ توڑ جواب دو۔

اسلامی حکومت کی تائید اور حمایت میں خورستان اور دوسرے وہ علاقے جہاں فارسی زبان نہیں بولی جاتی برابر مظاہرے ہو رہے ہیں نئے آئین کی رو سے عربی زبان کی تعلیم لازمی اور ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہ قرآن کریم کی زبان ہونے کے علاوہ عرب مسلمان بھائیوں کے ساتھ افہام و تفہیم کا بہترین ذریعہ ہے۔ نیز ایران کی دوسری قوموں کے ساتھ میل جول میں برابر وسعت دی جا رہی ہے اور اسلامی قوانین کے دائرہ میں ان کی عادت و رسوم کا احترام کیا جا رہا ہے یہ تمام چیزیں اس بات کا بہترین ثبوت ہیں کہ اسلام کی سیاست ایک انسانی اور فطری سیاست ہے۔ اور اسی اصول پر ایران کی اسلامی جمہوریہ گامزن ہے۔ اس کی یہ کوشش ہے کہ انشاء اللہ روز بروز یہ محبت اور برادری بڑھتی جائے اور نسلی و قومی امتیاز اور برتری کا تمام دنیا سے جنازہ نکل جائے۔

قائد انقلاب حضرت خمینی کے اقوال

اب میری یہ آرزو ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان بھائی قرآن کریم کے فرمان کے مطابق اتحاد و اتفاق سے اس طرح رہیں جیسے تسبیح کے دانے۔ تاکہ اسلامی ممالک اپنے دشمنوں کا بھرپور طاقت سے مقابلہ کر سکیں۔ یہ بات اس وقت

یک پیدا نہیں ہوسکتی جب تک تمام اسلامی ممالک اپنے ذاتی اختلافات بھلا نہ دیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اپنے فائدے کے لئے مسلمانوں میں آپس میں اختلاف پیدا کرنے کی برابر کوشش میں ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اخوت اسلامی کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں۔

۲:۔ ہماری قوم نے قربانی دی۔ عورتیں۔ مرد۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان سب اسلام کی راہ میں قربان ہو گئے۔ کیا لوگوں نے نہیں سنا کہ سڑکوں اور میدانوں میں ان کا نعرہ تھا "اللہ اکبر" استقلال، آزادی، جمہوری اسلامی " وہ سب صرف قانونِ اسلام چاہتے تھے اور یہ ساری قربانیاں صرف اسلام کے لئے تھیں۔ نہ مشرق کے سماج والے سامراج کے لئے اور نہ مغرب کے سرمایہ دار سامراج کیلئے۔

۳:۔ انقلاب ایران ایک ایسا لاوہ تھا جو پہلوی نظام کی ناناشاہی اور اس کے ظلم و جبر کے خلاف پھوٹ پڑا۔ یہ انقلاب ہر اس ظالم کے لئے تنبیہ اور درسِ عبرت ہے جو غریب عوام پر ظلم کرتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہر حکومت اپنی قوم اور اہلِ وطن کے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔ حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی قوم کی خدمت کریں اور قوم کا فریضہ ہے کہ وہ لائق اور خدمت گزار حکومتوں کی مدد کریں نیز تمام اصلاحی اور رفاہی کاموں میں ایسی حکومتوں کا ہاتھ بٹائیں گھٹن کے ماحول اور دباؤ کا نتیجہ انفجار ہوا کرتا ہے جو نہ قوم کے حق میں ہے اور نہ ہی حکومت کے حق میں۔

۴:۔ اسلام انسان کی تربیت اور اس کی ارتقار کے لئے آیا ہے۔ سب سے اہم کام انسان کو انسان بنانا ہے۔ اس کے بعد انسان کو متقی اور پرہیزگار بنانا ان کے دلوں میں بھائی چارہ پیدا کرنا، اور اختلاف کی بیخ کنی کرنا ہے۔ اگر مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ اس عزت و احترام کے ساتھ زندگی بسر کریں جو صدر اسلام میں تھی تو ضروری

ہے کہ اسی سیرت پر عمل کریں جس پر نبی اکرم (ص) اور آپ کے پیرو عمل کرتے تھے۔ وہ سیرت یہ تھی کہ: اسلام پر متحد تھے۔ احکام اسلام سے متمسک تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے اندر طاقت اور شجاعت پائی جاتی تھی۔

۵:- اسرائیل کی یہ مضحکہ خیز اور حقیر حکومت مسلمانوں کو چیلنج کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ مسلمان اگر ایک ایک بالٹی پانی اسرائیل پر ڈال دیں تو سیلاب اسرائیل کو بہا لے جائے گا اس کے باوجود مسلمان اسرائیل سے ڈرتے ہیں۔

جب مسلمان مرض سے واقف ہیں تو اس کا علاج کیوں نہیں کرتے۔ جو اتحاد و اتفاق میں مضمر ہے۔

۶:۔ حکومتوں پر فرض ہے کہ وہ قوم کی مصلحتوں کا خیال رکھیں اور اگر حکومتیں ایسا نہ کریں تو عوام کو چاہیئے کہ ایسی نالائق حکومتوں کے ساتھ وہی سلوک کریں جو ایرانیوں نے شاہی نظام کے ساتھ کیا ہے۔ اگر تمام مسلمان اس بات کو پیش نظر رکھیں تو ان کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔ اور عنقریب ظلم کے پنجوں سے اسلامی ممالک کو آزاد کر سکیں گے۔

۷۔ جو بات انقلاب میں اس ایرانی قوم کی مددگار ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی اہمیت کو اسی طرح سمجھ لیا جس طرح صدر اسلام کے مسلمانوں نے سمجھا تھا وہ اسلام پر یقین رکھتے ہوئے اس پر ایمان لائے اور ایک زبان ہو کر انقلاب کو روز افزوں ترقی دی اور وہ ہم سے شہادت نصیب ہونے کی دعا چاہتے تھے۔ اور شہید ہونے کی تمنا کرتے تھے۔

اگر آپ کے ذہن میں کوئی اعتراض یا سوال ایران کے بارے میں ہے تو آپ ہمیں مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع کریں۔ ہم آپ کو جواب دینے کی پوری کوشش کریں گے۔ انشاءاللہ (حزب جمہوری اسلامی قم ایران) یا

سوسائٹی: مکتبہ معراج ادب۔ بی ۹۱۹/۲۰ سادات کالونی۔ کراچی ۳۸۔ پاکستان

رہبرِ انقلاب حضرت آیۃ اللہ خمینی کا عیسائی پادریوں سے خطاب

تہران میں امریکی یرغمالیوں سے ملاقات کے لئے کرسمس کے موقع پر جو عیسائی پادری امریکہ سے ایران آئے انہوں نے آیۃ اللہ خمینی سے ملاقات کی جس کی تفصیل روزنامہ جمہوری اسلامیٔ ایران مورخہ ۷ صفر ۱۴۰۰ھ کے تحریری بیان سے ترجمہ کر کے پیش کی جا رہی ہے۔ ۶ امریکی مسیحی رہنما انقلاب جمہوری اسلامی کی دعوت پر ایران آئے اور گزشتہ منگل کی رات میں حضرت آیۃ اللہ کی خدمت میں باریاب ہوئے اس ملاقات میں ڈاکٹر تھومس امریکن جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے ہسٹری کے پروفیسر کی ہمراہی میں دیگر ۵ مسیحی رہنماؤں نے اس طرح گفتگو کی اس خدا کے نام سے جو مہربان اور بخشنے والا ہے ہم اپنی تبریکات و مبارکباد حضرت مسیح کی ولادت کے مبارک موقع پر پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم حضرت مسیح کی پیروی کرتے ہیں اور ان کی حیرت انگیز معجزہ صفت ولادت جو حضرت مریم باکرہ کے ذریعہ ہوئی" کے مبارک موقع پر جشن مناتے ہیں۔ ہم اہلِ ایران کی مہمان نوازی کے تہِ دل سے شکر گذار ہیں۔

ہم خدائے بزرگ و برتر کے اس مشترکہ سرمایہ کے وارث ہیں جو عیسائیوں اور مسلمانوں پر نازل ہوا ہے۔ ہم خصوصاً قرآن کے اس اشارے کی جانب متوجہ ہیں جس میں فرمایا ہے کہ ولادت عیسٰی معجزہ ہے اور یہ وحی ہے جو بشریت کے لئے خدائے بخشندہ کی جانب سے نازل ہوئی ہے۔ ہم میلاد مسیح کے دن بہشت زہرا گئے جہاں حضرت آیۃ اللہ طالقانی اور دیگر انقلاب اسلامی کے شہید جوان مردوں

کے لئے دعائیں کیں۔ اور ہم نے اپنے قلوب پر ان شہداء کے گہرے نقوش قائم کئے۔
خاص طور پر اس دن جب کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ مسیح نے خود کو قربان کر دیا اور
اپنی زندگی کو فدا کر دیا تاکہ لوگ سمجھ سکیں کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے۔ جو انسان
کو عطا کی گئی ہے۔ اسی آزادی کے حصول کے لئے جن لوگوں نے اپنی جانیں قربان
کر دیں ہم امریکی عیسائی ان کو یاد کرتے ہیں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ دنیا کی ملتوں
کو خصوصاً ایران کو آزادی کا حق جو حاصل ہے وہ امریکہ کی جانب سے کبھی
بھی محدود نہ ہو۔ ہم ایسی فصل میں ایران آئے ہیں جب کہ صلح کا جشن منایا جا رہا ہے
ہم بھی صلح کی دعا میں شرکت کو اپنے لئے فخر محسوس کرتے ہیں۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں اور
خدائے رحمان و رحیم سے دست بدعا ہیں کہ وہ موجودہ بحران کے حل کا کوئی راستہ
نکال دے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان تو خشونت و جنگ کی جانب مائل ہوتا
ہے مگر طریق الٰہی صلح و بخشش ہے اور وہ اسی کو پسند کرتا ہے۔

ڈاکٹر موصوف کے اس بیان کے بعد حضرت آیۃ اللہ خمینی نے جواباً ارشاد فرمایا۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے مبارک موقع
پر دنیا کی تمام کمزور ملتوں اور مستحق نادار قوموں اور حضرت مسیح کی ملت اور تمام
مسیحیوں اور اپنے مہمانوں کو مبارکباد دیتا ہوں کیونکہ حضرت عیسیٰ مسیح کی ایک ایک چیز
معجزہ تھی۔ پہلا معجزہ تو یہی ہے کہ ایک پاکیزہ ماں سے آپ پیدا ہوئے۔ یہ دوسرا
معجزہ تھا کہ آپ نے بچپن میں گہوارہ میں گفتگو فرمائی اس کے علاوہ انسانیت کے لئے
آپ نے روحانیت کی اعلیٰ تعلیم دی۔ تمام انبیاء معجزہ ہیں اور سب آدمی کو انسان
بنانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ سب یہ چاہتے تھے کہ انسان خدا کی مستقیم راہ
پر چلے اور آپس میں صلح و صفائی اور محبت خلوص کے ساتھ زندگی بسر کرے۔
تمام انبیاء کا مقصد یہی تھا کہ انسان کو اس عالم سے عالم بالا کی طرف لے جائیں

اسی طرح تمام قوموں اور ملتوں کے علماء پر بھی ایک ذمہ داری ہے خواہ وہ علمائے اسلام ہوں یا علمائے مسیح یا علمائے یہود وغیرہ ہوں۔ ان سب کا فرض ہے کہ وہ انبیاء کا اتباع کریں اور تمام انسانیت کی اصلاح تربیت کے لئے کام کریں علماء اپنی ایک الٰہی ذمہ داری رکھتے ہیں جس کی ادائیگی دوسرے افراد سے زیادہ ان پر فرض ہے۔

علماء خدائے بزرگ اور انبیاء کے نزدیک ذمہ دار ہیں کہ تبلیغاتِ انبیاء کو لوگوں تک پہنچائیں اور انسانوں کی دستگیری کریں۔ اور ان کو مصائب سے نجات دلانے کی کوشش کریں۔

دنیا کے لوگ آج بڑی شیطانی طاقتوں کے چنگل میں اسیر ہیں اور انہوں نے خود کو انبیاء بزرگ کی جگہ قرار دے دیا ہے۔ وہ نہیں چاہتے کہ انبیاء کی تعلیمات سے دنیا واقفیت حاصل کرے خصوصاً حضرت مسیح کی روحانیت خاص اثر رکھتی ہے جب کہ دنیا میں مسیحی عقائد والی قوتیں بھی زیادہ ہیں جو خود کے مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن افسوس آج وہی قوتیں حضرت عیسٰی مسیح کی تعلیمات کے خلاف اور احکام الٰہی کی خلاف ورزی میں پیش پیش ہیں۔ جب کہ مسیحی علماء کا فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اور احکام الٰہی کی تعمیل کرتے ہوئے ان قوتوں اور طاقتوں کے مد مقابل آجائیں ان سے جنگ معنوی کریں جو جملہ انبیاء خصوصاً حضرت عیسٰی کی تعلیمات کے خلاف عمل پیرا ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ مسیحی قوم کو ہدایت کریں کہ وہ قوتیں جو حضرت عیسیٰ کی تعلیمات کے خلاف عمل کر رہی ہیں ان کی ہرگز متابعت نہ کریں۔

میں اس وقت جب کہ علمائے مسیحی سے مخاطب ہوں مناسب ہے کہ ان مسائل پر گفتگو کروں جو روحانیت سے متعلق ہیں۔ اس لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ دنیا کے مسائل کی حقیقتوں کو سمجھیں اور غور کریں کہ آج کی مسیحیت کی دعویدار طاقتوں کے ہاتھوں دنیا کے باشندوں اور قوموں پر کیا گزر رہی ہے۔

آپ ایران تشریف لائے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ کو وقت مل سکے گا یا نہیں کہ سرزمین ایران پر ہمارے شہیدوں اور انقلاب شہیدوں کی قبروں کو دیکھ سکیں۔ آپ بہشت زہرا تشریف لے گئے اور وہاں آپ نے کثیر تعداد میں قبریں دیکھیں۔ اگر آپ اسی طرح ایران کی سرزمین پر جائیں گے تو ہر جگہ شہدا کی ایسی ہی قبریں ملیں گی ابھی آپ نے سرزمین ایران کے معذورین کو نہیں دیکھا جو بالکل اعضاء و جوارح سے معذور ہو چکے ہیں وہ ایران کے چپے چپے پر ہیں۔ جن کی زندگیاں عاجز و بے کار ہو چکی ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ آپ مسیحی علما اور دیگر عیسائی حضرات کچھ مدت سرزمین ایران پر قیام فرماتے اور مختلف شہروں اور دیہاتوں میں تشریف لے جاتے اور اس شخص کے جرائم کے آثار کو ملاحظہ کرتے جس کے طرفدار امریکہ کے صدر تھے۔ کاش آپ ان جرائم کو بچشم خود دیکھتے۔ آپ کو پتہ چلتا کہ کیسے جرائم کئے گئے ہیں۔ کاش اس وقت جب کہ بادشاہ ایران میں تھا آپ اس وقت آتے اور ہمارے قید خانے دیکھتے جس میں ہمارے علمائے اسلام مقید تھے نہایت قابل و روشن فکر افراد تھے۔ یونیورسٹیوں کے طلبا پر کیسے مظالم ہوتے تھے۔ زمین میں غار بنائے گئے تھے جس میں آزادی و استقلال طلب کرنے والے جوانوں کو ڈال دیا جاتا تھا ان پر جو مظالم جاری کئے جاتے تھے وہ میں کس زبان سے کہوں مختصر یہ کہ کوئی جانور کسی دوسرے جانور پر وہ مظالم نہیں کر سکتا جو ان پر روا تھے۔ بعض کے پیر آرے سے کاٹ دئے جاتے تھے۔ اور بعض جوانوں کے چہروں کو باپ کی موجودگی میں تیزاب کے ذریعہ سرخ کر دیا جاتا تھا۔ اور باپ کی موجودگی میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے ہاتھ کاٹے جاتے تھے تاکہ ان کے والدین ایسی باتوں کا اقرار کر لیں جن کے بیان کرنے میں خجالت محسوس ہوتی ہے۔

رؤسائے امریکہ کے بل بوتے پر وہ کام ہوتے تھے کہ اگر حضرت عیسیٰ مسیح کی ملت ان سے واقف ہو جائے تو شرم سے ان کی گردنیں خم ہو جائیں۔

آپ حضرات مسیح کی اُمت کے رُوحانی علمار ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ ملّت کو ایسے ننگ و عار سے نجات دلائیں اپنے رؤسا کو مجبور کریں اس لیے کہ حضرت مسیح کی نگاہیں تمہاری جانب اور تمام علمار کی جانب نگراں ہیں اور منتظر ہیں کہ آپ حضرات ایسے ظالموں کے خلاف کیا عمل کرتے ہیں کیا آپ کے کلیساؤں، گرجاؤں میں آج تک کبھی ان موضوعات پر گفتگو ہوئی ہے۔ کیا کبھی پوپ ان مسائل کی جانب متوجہ ہوئے ہیں کیا ہمیں پوپ نے حکم دیا ہے کہ ہم ان یرغمالیوں کی حفاظت کریں نگہداشت کریں۔ پوپ اس امر سے خوب واقف ہیں کہ یہ کون ہیں اور انہوں نے کیا کارنامے کئے ہیں۔ کیا ایک کمزور ملت کو محکوم کرنا ایک روحانی عالم کے لئے مناسب ہے۔

کیا کبھی مسیحی علمار نے ان ظالمانہ اقوال و اعمال کے خلاف حکم دیا ہے جو صریحاً حضرت عیسیٰ مسیح سلام اللہ علیہ کے احکام کے خلاف ہیں۔ ہم نے پیرس (فرانس) میں حضرت عیسیٰ کی ولادت کے موقع پر ان مظالم سے دنیا کو مطلع کرنا چاہا تھا تحریریں لکھی تھیں مگر افسوس پوپ نے ان کے نشر کرنے تک کی اجازت تک نہ دی۔ حضرت مسیح کے ایک رُوحانی عالم کے لئے مظلوموں کے ساتھ یہ سلوک کرنے کا کہاں تک جواز تھا اور اس ظالم کی طرف داری کرنے میں حضرت مسیح کی کون سی خوشنودی تھی۔ کیا آپ اطلاع نہیں رکھتے۔ کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ ایران میں کیا کیا مظالم ہو گئے۔

کیا آپ کو یہ پتہ نہیں کہ اس قوم کے تمام ذخائر کو لوٹ لیا گیا اور قوم کو بھوکا چھوڑ دیا گیا۔ پچاس سال سے مسلسل اس قوم کو ظلم وستم کی چکّی میں پیسا جارہا ہے کیا مسیحی علمار کو اس کا علم نہیں ہے کہ انبیار علیہم السلام کے ارشاد اور حضرت مسیح کے اقوال کے خلاف مملکت ایران کی سالانہ دولت کو جو بنکوں میں جمع تھی جناب

کارٹر صاحب نے ضبط کرنے کے احکامات صادر فرمادیے ہیں۔ حضرت عیسیٰ تو عدل و انصاف کے لیے آئے تھے آپ کا فرض ہے کہ آپ ان کے حکم پر عمل کریں اور ظالموں کو عمل کی تلقین کریں۔ کیا آپ کو پتہ نہیں کہ جناب کارٹر ہماری اقتصادی ناکہ بندی کرنا چاہتے ہیں ان کی فکر یہ ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ۳۵ بلین افراد ساڑھے تین کروڑ بھوکے مر جائیں۔ کیا جناب پوپ صاحب ان مسائل سے باخبر ہیں اور پھر بھی ہمیں محکوم کرنا چاہتے ہیں اگر وہ مطلع ہیں تو ہمارے اور مسیحیت دونوں کے حال پر افسوس اور علمائے مسیحی کے حال پر خصوصی افسوس اور اگر وہ مطلع نہیں ہیں تو آپ ہماری آواز جناب پوپ تک صحیح طور سے پہنچادیں تو وہ یقیناً مظلوم کا ساتھ دیں گے ان کا فرض ہے کہ وہ مظلوموں سے ہمدردی کریں اور جو عیسائی حضرت مسیح کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ظلم کرتے ہیں ان کے مقابل آجائیں۔ اس وقت دنیا میں جو مظالم رئیس صدر امریکہ کے ہاتھوں ہو رہے ہیں کیا وہ اس سے بے خبر ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ فلسطین ولبنان و ویٹ نام اور دوسرے مقامات پر کیا کچھ ہو گیا اور کس کے ہاتھوں یہ مظالم ہوئے۔ جناب پوپ تک شاید یہ اطلاعات جاتی ہی نہیں ہیں؟ وہ خود محاصرہ میں ہیں ان سے کوئی گفتگو بھی آزادانہ نہیں کر سکتا پھر انہیں علم ہو تو کیسے ہو۔

ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ ظلم کے مقابل خاموشی کیوں؟ کیا یہ حضرت مسیح کا طریقہ ہے۔ حضرت مسیح تو صلح کے پیغمبر ہیں اور آج عید صلح ہے۔ آپ حضرات جب رؤسائے جمہور کو دیکھتے ہیں کہ وہ چرچ میں آکر دعا کرتے ہیں تو آپ ان کی دعاؤں کا یقین کر لیتے ہیں جب کہ ان کی دعاؤں کی نوعیت خود ان کے ظلم سے ظاہر ہے۔

کیا آپ کو علم ہے کہ آج کل امریکہ کے جملہ ذرائع ابلاغ اخبارات و جرائد

ٹیلیویژن سب ہمارے خلاف زہر افشانی میں مصروف ہیں۔ یہ تبلیغات ظالم کی جانب سے مظلوموں کے خلاف ہو رہی ہیں کیا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ایسی خبروں پر احتجاج کریں ان کو روکنے کی کوشش کریں کیا جناب پوپ کا یہ فریضہ نہیں ہے کہ مظلوموں کی ہمدردی میں آواز بلند کریں اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو پھر اب اور کس کی ذمہ داری ہے کہ مذہب مسیح کی ترویج کرے حضرت عیسٰی کی تعلیمات سے دنیا کو روشناس کرے۔ افسوس بیان درد بہت زیادہ ہے مگر نہ آپ کے پاس وقت ہے اور نہ مجھے فرصت ہے کہ تفصیل سے کیفیت درد ملت آپ سے بیان کیا جا سکے۔

میں آپ علمائے مسیحی کے ذریعہ ملت امریکہ اور تمام دنیا میں عیسائی علماء کے لئے یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ وہ مظلومین کی مدد کریں اور حضرت عیسٰی کے مذہب کی حفاظت کریں کیونکہ آج حضرت مسیح کا مذہب اتہام کی زد پر ہے پوپ کی شخصیت خود متّہم ہے۔ لوگوں کو حق نہیں کہ وہ کچھ کہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حضرات ان مسائل کو باشندگان امریکہ تک پہنچا دیں گے اس مبارک موقع پر جب کہ پوری عیسائی قوم عید صلح منا رہی ہے۔ رئیس جمہوری امریکہ نے ہر جگہ مظلومین کے ساتھ جنگ کا راستہ اختیار کیا ہے اور مسیحی علمائے عالم خاموش ہیں۔

آپ خاموش کیوں ہیں۔ کیا آپ کو خاموش رہنا مناسب ہے۔ کیا آپ کی ہدایت صرف کلیسا و گرجا تک محدود ہے۔ کیا آپ کی ہدایات صرف پست و غریب طبقے کے لئے ہے جب کہ ضروری ہے کہ اوپر سے ہدایت کی جائے۔ اعلیٰ طبقے سے ہدایت کا آغاز کیا جائے۔ انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے تو انہوں نے طبقہ بالا سے مقابلہ کیا۔ حضرت موسیٰ فرعون کے مدمقابل ہوئے۔ اس لئے طبقہ بالا کے افراد ہدایت کے زیادہ مستحق ہیں۔ آپ علما مسیح طبقہ بالا کو ہدایت کریں رؤسائے جمہور کو متنبہ کریں ملت مسیح کو محفوظ کریں اور مسیحیت کو بدنامی سے بچائیں میں خدا سے دست بدعا ہوں کہ وہ ان الٰہی ان کو جو روحانی تعلیمات سے روگرداں ہیں ہدایت فرمائے اور مظلوموں کو ظالموں کے چنگل سے نجات عطا فرمائے آمین۔

maablib.org

مختصر تعارف

مجاہدِ انقلاب حضرت آیۃ اللہ ڈاکٹر صادقی دام ظلہ العالی

خدائے بزرگ و برتر کا صد ہزار شکر ہے کہ اس دَورِ گمراہی میں سرزمین ایران پر عالمِ انسانیت کی راہ نمائی کے لئے کثیر تعداد میں آیاتِ عظام موجود ہیں جن میں سے ہر ایک آیۃ اللہ کی خدمات سُنہرے حروف سے ثبت کرنے کے لائق ہیں۔

ان بزرگ ہستیوں میں سے ہر فرد ہر وقت سرگرم عمل ہے اور تبلیغ و ترویج دین میں ہر لمحہ مشغول ۔ انقلاب اسلامی ایران درصل روحانین یعنی انھیں علمائے کرام و آیاتِ عظام کے جہاد کا رہینِ منّت ہے۔

ان مجاہدین اسلام میں ایک معروف شخصیت حضرت آیۃ اللہ ڈاکٹر صادقی ہیں جن کی زندگی مسلسل مصروف جہاد ہے۔

آپ کی مختصر ترین مشغولیات کا اندازہ صرف ان چند سطور سے ہو سکتا ہے کہ آپ ــــ

(۱) حوضۂ علمیہ مقدسہ قم میں درسِ تفسیر قرآن مجید بزبان فارسی مسلسل دیتے ہیں

(۲) فقہ القرآن ــ بزبان عربی پڑھاتے ہیں۔

(۳) نہج البلاغۃ (خطبائے سیاسی امیر المومنین علیؑ) بزبان فارسی آپ کا اہم موضوع تدریس ہے۔

(۴) آپ نے تالیف تفسیر الفرقان کا عربی زبان میں سلسلہ جاری فرمایا جس کی تقریباً بیس جلدیں مرتب ہو چکی ہیں۔

(۵) مسجد اعظم حمکران قم میں نماز جمعہ آپ کی امامت میں ادا کی جاتی ہے۔

(۶) مختلف شہروں اور دیہاتوں میں آپ کی تبلیغی تقاریر کا سلسلہ جاری رہتا ہے

جن میں جمہوری اسلامی کا تعارف اور نمازِ جمعہ کا قیام اہم موضوع ہیں۔

(۷) عرب ممالک کے مختلف شہروں اور افغانستان میں خطابات و بیانات کے ذریعہ آپ نے نہایت موثر انداز میں انقلاب اسلامی کی رہبری فرمائی ہے مختصر یہ کہ آپ کی حیات کا ایک ایک لمحہ تعلیم و ترویج دین میں صرف ہوتا ہے۔

مشہد مقدس ایران میں آپ نے خطبۂ جمعہ دو لاکھ سے زیادہ مجمع کی وجہ سے نو. جی ٹینک پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا۔

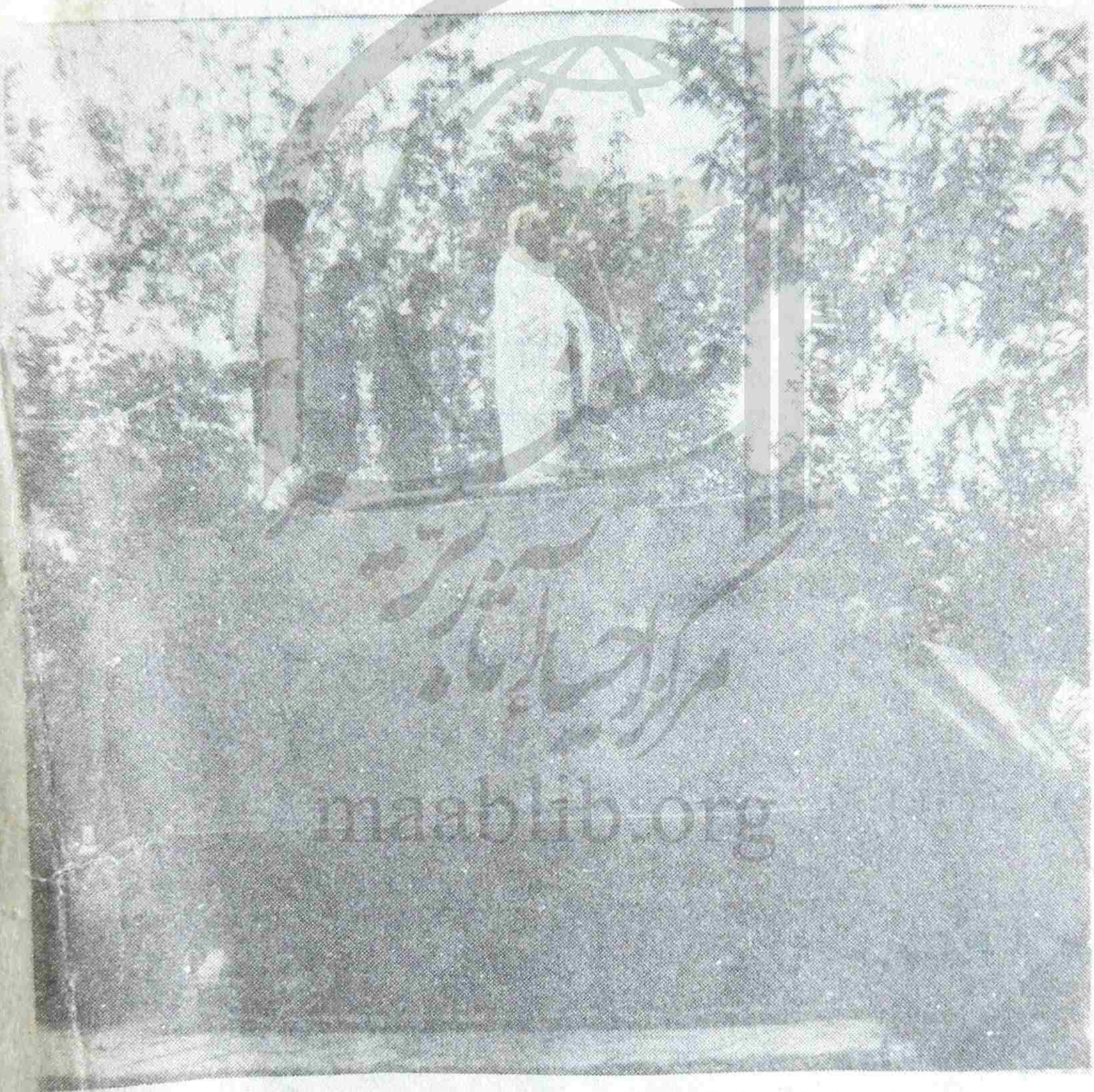

پارک ملت مشہد مقدس میں آیۃ اللہ ڈاکٹر صادقی خطبہ جمعہ دے رہے ہیں